دیدہ ور

اللہ و رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے احکامات کا انکار کھلی گمراہی ہے

لاہور میں افتتاحِ دفتر مجلس احرارِ اسلام کے موقع پر ابنِ امیرِ شریعت سید عطاء المحسن بخاری کا درسِ قرآن کریم۔

لاہور جو علم و حکمت، تعلیم و تعلّم کا مرکز، قدیم و جدید اسلامی ثقافت کا مظہر، دینی و سیاسی تحریکوں کا محور، آزادی و حریت کے رضا کاروں اور مجاہدوں کا مسکن اور قطب البلاد ہے، کسی دور میں احرار کا مرکز کہلاتا تھا۔ تب احرار کے مرکزی رہنما حضرت امیرِ شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری، چودھری افضل حق، مولانا حبیب الرحمن لدھیانوی، شیخ حسام الدین، ماسٹر تاج الدین انصاری غازی عبدالرحمن جیسے مردانِ احرار کا یہاں پڑاؤ تھا۔ جنکا وجود گورنمنٹ برطانیہ کے لئے سراپا چیلنج تھا۔

لاہور کا دفتر احرار ان حضرات کی دینی وسیاسی سرگرمیوں کا مرکز و محور تھا۔ جہاں سے زمانہ ماضی میں حریت و آزادی کی بیسیوں تحاریک نے جنم لیا۔ احرار نے انہیں پروان چڑھایا اور کامیابیوں سے ہمکنار کیا۔ آج یہی تاریخی اہمیت کا حامل دفتر زمانہ کی دست درازیوں سے خستہ و شکستہ ہوچکا ہے۔ اور اپنی عمر کے ساٹھ برس مکمل کر کے عالم فنا کو سدھارنا چاہتا ہے۔

اس قدیم دفتر کے ناقابلِ رہائش ہونے کی بنا پر نئے دفتر کے قیام کا اہتمام ناگزیر تھا۔ چنانچہ مجلس احرار اسلام لاہور کے ناظم میاں محمد اویس صاحب نے یہ کام اپنے ذمہ لیا اور ۲۹ ستمبر کو رحمن پورہ، اچھرہ میں نئے دفتر کے افتتاح کا اعلان کر دیا۔ اس موقع پر بطور خیر و برکت درسِ قرآن کا بھی اہتمام تھا خطیب تھے حضرت ابن امیر شریعت سید عطاء المحسن بخاری مدظلہ، درسِ قرآن سے قبل احرار کے نائب ناظمِ نشر و اشاعت اور نقیب ختم نبوت کے مدیر جناب سید محمد کفیل بخاری نے مختصر طور پر مجلس احرار کے اغراض و مقاصد پر روشنی ڈالی، اس کے بعد درسِ قرآن کریم کا آغاز ہوا جو قریباً ڈیڑھ گھنٹہ جاری رہا اس تقریب سعید میں مجلس احرار اسلام کے قدیم و جدید کارکنوں اور بزرگوں نے بڑے اشتیاق کے ساتھ شرکت کی۔ محترم چودھری ثناء اللہ بھٹہ صاحب حکیم محمد صدیق تارڑ صاحب، حکیم محمد ذوالقرنین صاحب، چودھری محمد اکرام صاحب، مہر محمد انور صاحب، حکیم محمد انور مجاہد صاحب، میر ریاض صاحب، اور دیگر احباب ہمہ تن گوش تھے۔ ربوہ سے حضرت ابنِ امیر شریعت سید عطاء المہیمن بخاری مدظلہ کی قیادت میں احرار کارکنوں کا ایک

قافلہ بھی اس تقریب میں شریک ہوا۔ ان میں محترم صوفی غلام رسول نیازی صاحب پروفیسر خالد شبیر احمد صاحب (فیصل آباد) اور چنیوٹ کے احباب خاص طور پر قابلِ ذکر ہیں دفتر کا صحن اور برآمدہ احباب سے کھچا کھچ بھرا ہوا تھا۔ اور یہ دوست ایک عرصہ بعد لاہور میں اکٹھے ہوئے تھے۔ مسرت و انبساط سے معمور اسی ماحول میں درسِ قرآن کریم کا آغاز ہوا۔ درس کا موضوع تھا "قرآنِ حکیم اور ہمارے معاشرتی احوال" حاضرین درس نے جس انہماک سے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی باتوں کو سنا اس کی داد نہ دینا بھی بخل ہوگا۔

یہاں حضرت شاہ جی کے درس کا مختصر خلاصہ پیشِ خدمت ہے۔

خطبہ مسنونہ کے بعد ذیل کی آیت تلاوت فرمائی

"ماکان لمؤمن ولامؤمنۃ اذا قضی اللہ و رسولہ امراً ان یکون لہم الخیرۃ من امرہم۔ ومن یعص اللہ ورسولہ، فقدضل ضلا لاً مبینا"

یہ بات کسی مومن مرد اور مومنہ عورت کو سجتی نہیں کہ اللہ اور اسکا رسول کسی بات کا فیصلہ فرمادیں تو اس کے بعد بھی انہیں اس بات کا اختیار ہو کہ اپنے معاملہ میں مداخلت کریں (اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے حکم سے ہٹ کر) جو اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کرے پس کھلم کھلا گمراہ ہوگیا۔

آجکل مختلف طبقات کے لوگوں کو مجتہد بننے کا بہت شوق ہے۔ کالجز اور یونیورسٹیز کے پروفیسر، سیاست باز، اخبارات کے صحافی، ریٹائرڈ فوجی آفیسرزادہاء و شعرا اور اسی طرح اپوا کی بے پرد بیگمات دین اسلام کے متعلق اپنی اپنی آراء کا اظہار ضروری خیال کرتے ہیں۔ ان کے خیال میں اب یہ دین پرانا ہو چکا ہے۔ لہٰذا اسے نئے قالب میں ڈھالنا چاہیئے، روشن خیال اسلام مرتب کرنا چاہیئے۔ جبکہ اللہ فرما رہے ہیں کہ جب اللہ اور اسکا رسول کسی بات کا فیصلہ فرمادیں تو اسمیں کسی چوں چراں کی گنجائش نہیں رہتی، جو شخص ایسا کریگا، کھلم کھلا گمراہ ہوگا۔

اور یہ جو کھلم کھلا گمراہی ہے۔ اللہ نے ایک اور جگہ بھی فرمایا کہ یہ پہلے کب تھی اور اب کیسے ہوگی۔

"لقد من اللہ علی المؤمنین اذبعث فیہم رسولاً من انفسہم یتلوا علیہم آیاتہ ویزکیہم ویعلمہم الکتاب والحکمۃ وان کانوا من قبل لفی ضلال مبین"

اللہ نے احسان فرمایا مومنین پر کہ معبوث کیا ایک رسول کو انہی کے جیسوں میں سے وہ (رسول) ان پر اس کی آیات کی تلاوت کرتا ہے۔ ان کا تزکیہ کرتا ہے۔ اور انہیں کتاب اور تشریحات کتاب سکھاتا ہے۔ اور وہ اس سے پہلے کھلی گمراہی میں تھے۔ حضور ﷺ کی آمد سے قبل کھلم کھلا گمراہی کیا تھی؟ اپنی مہمان نوازی جرأت و شجاعت اور دیگر خوبیوں کے باوجود وہ شاعر و ادیب تھے۔ زانی اور شرابی تھے، بدمعاش تھے، جوے باز، نیزہ باز، گھوڑ سوار اور شرطیں لگانے والے تھے۔

اور یہی کھلم کھلا گمراہی تھی۔ اور اب کیا ہے؟ اب بھی تو یہی کچھ ہے۔
اللہ کی نازل کردہ کتاب ہدایت موجود ہے۔ حضور ﷺ کی تیئس برس کی عملی زندگی کا مبارک نمونہ موجود ہے۔ جو بلاامتیاز رنگ و نسل سب کے لئے ہے۔
جو شخص بھی اسکو مانے گا، اس پر چلنے کی کوشش کرے گا، اس کی تابعداری کریگا اس کے لئے حضور ﷺ نے بشارت دی ہے کہ تم کتاب اللہ اور میری سنت سے وابستہ رہو گے، اسکو تھامے رہو گے تو
لن تضلوا
ہر گز گمراہ نہیں ہو گے۔
اور جب بھی اس سے علیحدہ ہو جاؤ گے گمراہی میں گر جاؤ گے۔
قرآنِ پاک میں ہے
ومن یعص اللہ ورسولہ فقد ضل ضلالاً مبینا۔
گمراہی جو حضور ﷺ کی آمد سے پہلے اور نزولِ قرآن سے پہلے تھی۔ وہی تم میں لوٹ کے آجائے گی۔ اسکو بھی
ضلال مبین
کہا اور اسکو بھی
ضل ضلالاً مبینا
کہا اور قرآنِ کریم میں جتنی جگہوں پر یہ الفاظ استعمال ہوئے ہیں ان سب کا مفہوم ایک ہے۔ ضلالِ مبین آج کے دور میں زنا، شراب، چوری، ڈاکہ، قتل، اغوا، سود، جھوٹ اور دیگر امراضِ خبیثہ ہیں۔
مگر آج کے نام نہاد کالم نگار، رائٹرز اور ان پڑھ دانشور اس کو اپنی تہذیب و ثقافت قرار دیتے ہیں۔ آج کے دور میں اسی ضلال مبین کا جادو سر چڑھ کر بول رہا ہے۔ حرام کو حلال باور کرایا جا رہا ہے۔ بے پردگی کو اسلام کہا جا رہا ہے۔ تمام خلافِ اسلام اعمال کو اپنی ثقافت قرار دیکر ملک میں ٹی وی، وی سی آر اور اخبارات و جرائد کے ذریعے رائج کیا جا رہا ہے۔

قرآن و حدیث کی رو سے یہ بات طے شدہ ہے کہ جس شخص نے بھی اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے احکامات کی خلاف ورزی کی اور انہیں اپنے فکر و عمل سے جھٹلایا پس وہ کھلی گمراہی میں مبتلا ہوا۔ اللہ تعالی ہمیں گمراہی سے بچائے اور نبی کریم ﷺ کے ارشادات اور اسوہ حسنہ پر عمل پیرا ہونے کی توفیق اور یقین عطاء فرمائے۔ (آمین)

اھدنا الصراط المستقیم، صراط الذین انعمت علیھم غیر المغضوبِ علیھم ولا الضالین۔